140569-خاوند حسن معاشرت پر عمل نہیں کرتا اور نہ ہی اخراجات دیتا ہے اور بیوی خلع لینا چاہتی ہے

سوال

میں ایک ایسے شخص سے شادی شدہ ہوں جو مجھ سے محبت نہیں کرتا، اور نہ ہی میرے اخراجات برداشت کرتا ہے اور میرے ساتھ معاملات بھی صحیح نہیں کرتا، اور سنت پر میرا عمل کرنا بھی اسے برا لگتا ہے، اور مجھے ملازمت کرنے پر مجبور کرتا ہے، میں اس سے خلع لینا چاہتی ہوں، لیکن میرے والدین انکار کرتے ہیں، اس سلسلہ میں شریعت کی رائے کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

شادی کے اہم شرعی مقاصد میں سے ایک
مقصد خاوند اور بیوی کے مابین محبت والفت اور مودت و سکون کا حصول ہے، جب خاوند
اور بیوی کے مابین معاشرت صحیح ہو، اور عقد شرعی کو ان میں باقی رکھنا ممکن ہو، اور
طبیعی طور پر اجتماع ہو تو پھر عورت کو حق حاصل نہیں کہ وہ اس مضبوط ربط کو ختم کرنے
کا مطالبہ کرے، اور اسے یہ بھی حق حاصل نہیں کہ جس یثاق اور معاہدے کو شریعت نے
لازم کیا ہے اسے ختم کرے.

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے
ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی بغیر کسی سختی کے
اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کیا تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2226)
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

حدیث میں "غیر باس" سے مراد یہ ہے
کہ بغیر کسی ایسی سختی اور تنگی کے جس کی بنا پر علیحدگی کا سوال کیا جا سکتا ہو.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

"جب خاوند اور بیوی کے حالات صحیح
ہوں تو علماء کا اتفاق ہے کہ اس حالت میں طلاق ممنوع ہے" انتہی

دیکھیں : القواعد النورانیۃ (265).

دوم :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان :

"من غیر باس "یعنی بغیر کسی تنگی و
سختی کے اس پر دلالت کرتا ہے کہ اگر بیوی کا خاوند کے ساتھ رہنے میں تنگی اور سختی
ہو تو پھر عورت خلع لے سکتی ہے، یا پھر اس سے طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

"جب بیوی سے حسن معاشرت مشکل ہو تو
ان کے درمیان علیحدگی کرادی جائیگی" انتہی

دیکھیں : الفتاوی الکبری (150/3).

اور سوال میں جو ذکر کیا گیا ہے کہ
خاوند بیوی کا نفقہ اور اخراجات نہیں کرتا اور اس کے ساتھ معاملات بھی اچھے نہیں رکھتا....
اس کے علاوہ جو بیان کیا گیا ہے، یہ سب ایسے اسباب ہیں کہ ایک سبب کی وجہ سے طلاق
کے مطالبہ کو مباح کر دیتا ہے، یا پھر خلع لیا جا سکتا ہے؛ تو پھر اگر یہ سب کچھ
جمع ہو جائے تو پھر کیا ہو گا ؟!

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (
12465) اور (
1859) کے جوابات کا مطالعہ ضرور
کریں.

یہ علم میں ہونا چاہیے کہ خلع کے
حصول کے لیے والدین کو عورت پر ولایت حاصل نہیں؛ اور خاص کر جب وہ عورت بالغ اور

عقلمند ہو، اس لیے والدین کو کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ اسے خلع لینے پر مجبور کریں،
اور اگر عورت کو خلع لینے کی ضرورت ہو تو وہ اسے خلع لینے سے منع نہیں کرسکتے،
لیکن باپ کو نکاح میں اپنی بیٹی پر ولایت حاصل ہے.

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ (
.(25–24/19

لیکن یہ ہے کہ اس اقدام سے قبل ہم آپ
کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ کوئی ایسا واسطہ تلاش کریں جو شخص آپ کے خاوند کو نصیحت
کرے، اور آپ کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کرے اگر صلح کی یہ کوشش اس قدر ہی ہو کہ
اس سے معاشرت قائم رکھنا ممکن ہو سکے.

لیکن یہ یقین ہو کہ خاوند کو ئی حق
حاصل نہیں کہ وہ آپ کو معصیت و نافرمانی کا حکم دے مثلا کسی ایسی جگہ ملازمت کرنا
جہاں مرد و عورت کا اختلاط ہو، یا پھر وہ آپ کا نفقہ و اخراجات نہ کرے، اور حسن
معاشرت سے پیش نہ آئے.

اگر یہ چیز فائدہ نہ دے تو پھر آپ
اپنے والدین کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں، چاہے اس کے لیے آپ کسی ایسے شخص کو ڈالیں
جو ان کے سامنے آپ کے حالات بیان کرے، کہ آپ کا اس کے ساتھ رہنے میں کس طرح زیادہ
مشقت ہے، اور آپ کے دین اور آپ کے نفس کو بھی نقصان اور ضرر ہے، اہم یہ ہے کہ آپ
اپنے خاوند کے ساتھ جس گھر میں رہ رہی ہیں اسے چھوڑنے سے قبل یہ سوچ لیں کہ جس گھر
میں آپ نے منتقل ہونا ہے وہ کیسا ہو گا اور کیا اس اقدام کے لیے تیار ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو
رشد و ہدایت نصیب فرمائے، اور آپ کے خاوند کی اصلاح فرمائے، اور آپ کے لیے آسانی
پیدا کرے.

واللہ اعلم.